https://farid.ps/articles/evolution_of_exploitation/ur.html

استحصال کا ارتقاء: رومی فتوحات سے جدید سرمایہ داری تک

> خبردار رہو انسان کے جانور سے، کیونکہ وہ شیطان کا آلہ کار ہے۔ خدا کے تمام بندروں میں صرف وہی ہے جو کھیل، ہوس یا لالچ کے لیے قتل کرتا ہے۔ ہاں، وہ اپنے بھائی کو قتل کر دے گا تاکہ اس کی زمین پر قبضہ کر سکے۔ اسے بڑی تعداد میں نسل نہ بڑھانے دو، کیونکہ وہ اپنے گھر اور تمہارے گھر کو صحرا بنا دے گا۔ اس سے دور رہو؛ اسے واپس اس کے جنگل کے بل میں دھکیل دو، کیونکہ وہ موت کا پیش خیمہ ہے۔
>
> –ڈاکٹر زائیوس – فلم Planet of the Apes میں

انسانیت کی تباہی کی صلاحیت ہمارے سماجی نظاموں میں ایک بنیادی خامی سے جنم لیتی ہے – جمع کرنے اور کنٹرول کرنے کی بے لگام ہوس۔ جبکہ دوسرے انواع فطری حدود کے اندر رہتے ہیں، انسانوں نے استحصال کے تیزی سے زیادہ پیچیدہ نظام تیار کیے ہیں جو ایک چھوٹی اشرافیہ کو اکثریت سے دولت نکالنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ مضمون ان نظاموں کے ارتقاء کا جائزہ لیتا ہے: رومی فوجی فتوحات سے لے کر جاگیردارانہ اشرافیہ اور پھر جدید سرمایہ داری تک، یہ دیکھتے ہوئے کہ ہر مرحلے نے کنٹرول کے طریقوں کو کس طرح مزید بہتر کیا جبکہ استحصال کی بنیادی حرکیات وہی رہی۔

بنیاد: رومی سلطنت اور نجی ملکیت کی پیدائش

رومی سلطنت نے فوجی فتح کے نظام کے ذریعے بڑے پیمانے پر استحصال کا پہلا منظم ڈھانچہ قائم کیا۔ رومی کمانڈروں اور سپاہیوں کو فتح کی گئی زمینوں سے انعام دیا جاتا تھا، جس سے تشدد اور جائیداد کی ملکیت کے درمیان براہِ راست ربط قائم ہوا۔ یہ محض جنگ کے مال غنیمت سے زیادہ تھا؛ یہ فتح کو دولت پیدا کرنے کے ایک ادارہ جاتی ذریعہ کے طور پر مستحکم کرنے کا عمل تھا۔

اس نظام کو منفرد طور پر انسانی بنانے والی چیز "ٹائٹل" اور "ملکیت" جیسے تجریدی تصورات کی تخلیق تھی۔ جانور علاقوں کا دفاع غریزی اور فوری ضرورت کی بنیاد پر کرتے ہیں، لیکن رومیوں نے زمین کے ٹائٹل کی منتقلی کو دستاویزی بنانے کے لیے پیچیدہ

قانونی نظام بنائے، جس سے فتح کی بنیاد پر مستقل درجہ بندی قائم ہوئی۔ اس نے تاریخ میں گونجنے والا ایک اصول قائم کیا: تشدد اور تسلط کو جائز ملکیت کے حقوق میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

ظالم طبقات – غلام، پلیبین اور فتح شدہ اقوام – نے اس نظام کی قیمت ٹیکس اور مشقت کی صورت میں ادا کی، جبکہ اشرافیہ نے ملکیت کے فوائد حاصل کیے۔ اس طرح پہلا بڑے پیمانے کا نظام وجود میں آیا جہاں استحصال شدہ طبقہ اپنی ہی غلامی کی قیمت ادا کرتا تھا، ان ٹیکسوں کے ذریعے جو فوج اور قانونی ڈھانچے کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال ہوتے تھے۔

جاگیردارانہ منتقلی: اشرافیہ اور نسلی امتیاز

جیسے جیسے رومی سلطنت جاگیردارانہ یورپ میں تبدیل ہوئی، استحصال کا نظام بدلا مگر اس کے بنیادی اصول وہی رہے۔ فوجی فتح کی جگہ موروثی اشرافیہ نے لے لی، جہاں دولت اور طاقت نوبل ٹائٹلز اور خون کے رشتوں سے جڑی ہوئی تھی نہ کہ براہ راست فتح سے۔ زمین کی ملکیت موروثی ہو گئی، جس سے پیدائش کی بنیاد پر مستقل طبقاتی تقسیم وجود میں آئی۔

جاگیردارانہ نظام نے مینوریل نظام کے ذریعے استحصال کو مزید بہتر کیا، جہاں سرف اپنے لارڈ کی ملکیت والی زمین پر کام کرتے تھے اور بدلے میں "تحفظ" حاصل کرتے تھے۔ یہ استحصال کو باہمی فائدے کے روپ میں چھپانے کا ایک نہایت پیچیدہ طریقہ تھا۔ سرف نہ صرف لارڈ کو ٹیکس دیتے تھے بلکہ فوجی خدمت بھی فراہم کرنے کے پابند تھے، یعنی وہ اپنی ہی جبر کی مالی معاونت کرتے تھے۔

اس نظام کو خاص طور پر مؤثر بنانے والی چیز اس کا مذہبی اور ثقافتی بیانیوں کے ساتھ گہرا انضمام تھا۔ "شاہانہ حقِ الٰہی" اور معاشرے کے فطری ترتیب کو چرچ اور تعلیمی نظام کے ذریعے نافذ کیا گیا، جس سے درجہ بندی کو ناگزیر اور اخلاقی طور پر جائز دکھایا گیا۔ استحصال شدہ طبقے نے اپنی پوزیشن کو اندرونی بنا لیا اور نظام کو فطری سمجھا بجائے اس کے کہ اسے انسانی تخلیق تسلیم کیا جائے۔

جدید انقلاب: تجریدی دولت اور خاموش استحصال

سب سے اہم تبدیلی سرمایہ داری اور صنعتی انقلاب کے عروج کے ساتھ آئی، جس نے نوبل ٹائٹلز کو کافی حد تک غیر ضروری بنا دیا اور اس سے بھی زیادہ مؤثر استحصال کے نظام تخلیق کیے۔ جدید نظام نے دکھائی دینے والی اشرافیہ کی جگہ پوشیدہ ملکیت کو لے

لیا — وسائل، سرمائے اور طاقت کے خفیہ مراکز جو کمپنیوں، مالیاتی اداروں اور پیچیدہ قانونی ڈھانچوں کے پردے کے پیچھے کام کرتے ہیں۔

استحصال کے طریقے زیادہ تجریدی اور پیچیدہ ہو گئے:

- **کرایہ کا حصول:** زمین اور جائیداد کی ملکیت بغیر پیداواری محنت کے آمدنی پیدا کرتی ہے
- **سود کا حصول:** پیسہ قرض دینے سے مستقل قرض کے التزامات پیدا ہوتے ہیں
- **سرمایہ کی قدر میں اضافہ:** اثاثوں کی ملکیت مارکیٹ کے ذریعے دولت کو تیزی سے بڑھنے دیتی ہے

جدید مظلوم طبقہ اس نظام کی مالی معاونت ٹیکسوں کے ذریعے جاری رکھتا ہے جو پولیس، فوج اور قانونی ڈھانچے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں جو نجی ملکیت کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں اور قرضوں کے التزامات نافذ کرتے ہیں۔ اس نظام کو خاص طور پر گھٹیا بنانے والی چیز یہ ہے کہ یہ انصاف اور ترقی کی جھوٹی تصویر پیش کرتا ہے۔ کھلی جاگیرداری کے برعکس، جدید استحصال "میرٹوکریسی"، "آزاد مارکیٹ" اور "انفرادی ذمہ داری" کے بیانیوں سے چھپا ہوتا ہے۔

اقدار کی بگاڑ: اخلاقیات پر لالچ کی فتح

اس ارتقائی عمل نے انسانی اقدار کو منظم طور پر تباہ کیا، لالچ کو اخلاق اور اخلاقیات پر ترجیح دی۔ استحصال کے ہر مرحلے نے ثقافتی بیانیے تخلیق کیے جو جمع کرنے کو جائز قرار دیتے تھے:

- **رومی دور:** فتح اور توسیع کو تہذیب کی مشن کے طور پر عظیم بنایا گیا
- **جاگیردارانہ دور:** حقِ الٰہی اور فطری درجہ بندی کو مذہب کے ذریعے نافذ کیا گیا
- **جدید دور:** "مارکیٹ کی کارکردگی" اور "دولت کی تخلیق" کو سماجی فلاح کے طور پر سراہا جاتا ہے

نتیجہ ایک ایسی معاشرت ہے جہاں نفسیاتی مریضانہ خصوصیات — ہمدردی کا فقدان، حیثیت کا جنون، اور دوسروں کے استحصال کی خواہش — دولت اور طاقت جمع کرنے میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔ وہ افراد جو تعاون اور انصاف کو ترجیح دیتے ہیں، ایک ایسے نظام میں منظم طور پر نقصان اٹھاتے ہیں جو مسابقت اور حصول کو انعام دیتا ہے۔

اس ثقافتی تبدیلی نے ایک ایسی "پیتھوکریسی" تخلیق کی ہے — ایک معاشرہ جہاں نفسیاتی مریضانہ خصوصیات والے افراد طاقت کے عہدوں تک پہنچتے ہیں کیونکہ وہ اس نظام کے استحصال کے لیے بہترین طور پر موزوں ہوتے ہیں۔ ہمارے استحصال کے

آلات جتنی زیادہ پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں، ہم اتنی ہی زیادہ ان خصوصیات کو منتخب کرتے اور انعام دیتے ہیں۔

نتیجہ: خود تباہی

اس ارتقائی عمل کا اختتام ایک متضاد صورتحال ہے جہاں انسانی معاشرہ خود ان نظاموں کو تباہ کر رہا ہے جن پر اس کی بقا منحصر ہے۔ جمع کرنے اور کنٹرول کی ہوس نے یہ سب کچھ پیدا کیا:

1. **وسائل کی جنگیں**: ریاستیں اور کارپوریشنز کم ہوتے وسائل (تیل، پانی، نایاب معدنیات) پر کنٹرول کے لیے جنگ کرنے کو تیار ہیں
2. **ماحولیاتی انہدام**: ایک محدود سیارے پر لامتناہی ترقی کا حصول موسمیاتی تبدیلی، حیاتیاتی تنوع کا خاتمہ اور ماحولیاتی نظام کی تباہی کا باعث بن رہا ہے
3. **سماجی انتشار**: شدید عدم مساوات سماجی عدم استحکام اور تنازعات کو جنم دے رہی ہے کیونکہ استحصال شدہ طبقہ بے حد مایوس ہو رہا ہے

یہ انسانوں کی وہ منفرد خطرناک صلاحیت ہے: ہم ایسے نظام بنا سکتے ہیں جو ہمارے بقا کے غرائز کو معطل کر دیں۔ جانور کبھی قلیل مدتی فائدے کے لیے اپنا مسکن تباہ نہیں کرتے، مگر انسانوں نے ملکیت اور دولت کے تجریدی نظام بنا لیے ہیں جو ہمیں اخراجات کو بیرونی بنانے اور جمع کرنے کی اجازت دیتے ہیں حتیٰ کہ جب یہ ہماری طویل مدتی بقا کو خطرے میں ڈال رہے ہوں۔

نتیجہ

رومی فتوحات سے جدید سرمایہ داری تک کا ارتقاء استحصال کے نظاموں میں مسلسل بہتری کا ایک مستقل نمونہ ہے۔ ہر مرحلہ زیادہ پیچیدہ، تجریدی اور اکثریت سے دولت چھین کر چند کے پاس مرکوز کرنے میں زیادہ موثر ہوتا گیا۔ جدید سرمایہ داری کا پوشیدہ ملکیت کا ڈھانچہ اور مالیاتی آلات اب تک کا سب سے ترقی یافتہ استحصال ہے۔

اسے خاص طور پر المناک بنانے والی چیز یہ ہے کہ ہمارے پاس مختلف نظام بنانے کی صلاحیت موجود ہے— وہ نظام جو تعاون، پائیداری اور اجتماعی فلاح کو انفرادی جمع کرنے پر ترجیح دیں۔ چیلنج اس بات کو تسلیم کرنے میں ہے کہ یہ استحصال کے نظام نہ فطری ہیں نہ ناگزیر، بلکہ انسانی تخلیقات ہیں جنہیں دوبارہ ڈیزائن اور تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

جب تک ہم اپنی سماجی تنظیم کی اس بنیادی خامی کو حل نہیں کرتے، انسانیت خودتباہی کے راستے پر چلتی رہے گی، انہی نظاموں لی وجہ سے جو ہم نے خودکو منظم کرنے کے لیے بنائے تھے۔ انتخاب بالآخر ہمارا ہے: استحصال کو بہتر بناتے رہنا جب تک خود لوتباہ نہ کرلیں، یا معاشرے کو بنیادی طورپر تعاون، پائیداری اور مشترکہ خوشحالی کے اصولوں کے گرد دوبارہ منظم کرنا۔